السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(زیرناف بال مونڈنا واجب ہیں یا سنت؟ اوران کے مونڈنے میں کتنی تاخیر کی جاسکتی ہے اوران کی مقدار کہاں تک ہے؟ (محمد صفدر محمدی، فیصل آباد

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

(الجواب بعون الوہاب : نیل الاوطار میں ہے: وہوسنتہ بالاتفاق (۱/۱۲۳

یعنی زیرناف بال مونڈنا بالاتفاق سنت ہے۔ (تیسیر العلام: ۱/۶۹) بال مونڈنے میں چالیس روزتک تاخیر ہوسکتی ہے۔ حدیث میں ہے

'أن لَّا نَترُکَ أکثَرَ من أَربَعِینَ لَیلَةً۔ 'صحیح مسلم،بَابُ خِصَالِ الفِطرَةِ،رقم :۲۵۸،سنن ابن ماجه،بَابُ الفِطرَةِ،رقم:۲۹۵'

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

معناہ ترکا لانتجاوزبہ اربعین لانہ وقت لہم الترک اربعین قال والمختارانہ یضبط بالحاجۃ والطول فإذا طال حلق، انتہی۔ قلت بل المختارانہ یضبط بالاربعین التی ضبط بہا رسول اللہ ﷺ فلایجوز تجاوزہا ولایعد مخالفا للسنۃ من ترکہ القص و نحوہ بعد الطول إلی انتہاء تلک الغایۃ نیل الاوطار: ۱/۱۲۵

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں چالیس دن سے زیادہ تاخیر نہیں کرنا چاہیے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ نے چالیس دن کی میعاد مقرر کردی ہے۔

اُنھوں نے کہا کہ راجح بات یہ ہے کہ یہ معاملہ انسانی ضرورت اور بالوں کی طوالت پر منحصر ہے، جب زیادہ لمبے ہوجائیں تو منڈوا دینا چاہیے، میرے (شوکانی رحمہ اللہ) خیال میں راجح بات یہ ہے کہ چالیس دن کی حد متعین ہے جس کو ''رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرما دیا ہے، لہٰذا اس سے تجاوز کرنا درست نہیں ہے، اگر کوئی شخص بال زیادہ لمبے ہوجانے کے باوجود عرصہ چالیس دن تک تاخیر کرلیتا ہے تو وہ مخالفِ سنت شمار نہیں ہوتا۔

مرد اور عورت کو مخصوص مقام کے اوپر اور اس کے اردگرد سے بال مونڈنے چاہئیں۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'المراد بالعانۃ: الشعرفوق الذکر وحوالیہ وکذلک الشعرالذی حول فرج المراۃ'

''اس سے مراد وہ بال ہیں جو مرد کے عضو کے اوپر اور اس کے اردگرد ہیں، ایسے ہی وہ بال جو عورت کی شرمگاہ کے اردگرد ہوں۔'' اس کے علاوہ بال مونڈنا شریعت میں ثابت نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطہارۃ : صفحہ:115

محدث فتویٰ